تاریکی میں چلتے لوگ

کے اشرف اُردو فکشن کا ایک ایسا عالمی نمائندہ ہے جس کے ناولوں اور افسانوں میں محض کسی ایک خطے کا منظر نامہ نہیں اُبھرتا بلکہ اس کے تخلیق کردہ کردار بین الاقوامی کشاکش اور رابطے کی ایک وسیع تر صورتِ حال میں سانس لیتے دکھائی دیتے ہیں۔ زندگی کے بارے میں اُس کا مارکسی اور ترقی پسندانہ نقطۂ نظر بھی اس کے فنی تناظر کو وسیع تر کرتا ہے، جس سے اُس کے افسانوی کرداروں کی سوچ اور عمل کا دائرہ محدود نہیں ہوتا۔ کے اشرف کے نئے افسانوی مجموعے "تاریکی میں چلتے لوگ" میں عصری عالمی صورتِ حال میں انفرادی اور اجتماعی طرزِ احساس اور عمل اور ردِ عمل کی پیش کش میں افسانوی بیانیے کے مختلف انداز سامنے آتے ہیں، اس نے فکشن کے روایتی حقیقت پسندانہ طرزِ بیان واسلوب کے ساتھ روایتی کہانی پن سے بھی رابطہ قائم رکھا ہے اور اظہار کے پس جدید انداز بھی اس کے افسانے کی معنوی جہتوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ کے اشرف مارکسی اندازِ فکر سے وابستہ تخلیق کار ہے لیکن یورپ اور امریکہ میں نو مارکسیت کی توانا ادبی و تنقیدی روایت جن نئے تخلیقی مکانات کی رمز کشائی کرتی ہے وہ اس سے بھی آگاہ ہے اس لئے اس کے افسانے متن کی یک جہت بندش اور محدودیت سے پہلو بچا کر آگے بڑھ جاتے ہیں اس کے افسانے کا آغاز دلچسپ اور انجام معنی خیز ہوتا ہے لیکن وہ جانتے ہیں کہ حتمی اور یقینی اندازِ اظہار بنیاد پرستی کی بنیادیں اُستوار کرتے ہیں اس لئے وہ عالمی استعمار کے خلاف واضح اور کھلا موقف رکھنے کے باوجود افسانے اور اس کے کرداروں کے قول و عمل کی آزادی پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتے اور نہ ہی اُنھیں خود اپنے من پسند انجام کی طرف لے جانے کی جابرانہ کوشش کرتے ہیں۔ وہ اپنے قاری کو بڑے لطیف انداز میں اپنا ہم خیال بنانے کی فن کارانہ کاوش ضرور کرتے ہیں لیکن وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ تخلیق کار کو بے صبر ہو کر خود سٹیج پر نہیں آجانا چاہیے ان کی یہی احتیاط اُن کے افسانوں کے متن کو وہ کشادگی اور رمز آفرینی عطا کرتی ہے جو فن کا بنیادی تقاضا ہے۔

علمدار حسین بخاری

ڈائریکٹر، سرائیکی ایریا سٹڈی سنٹر، بہاالدین زکریا یونیورسٹی